Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 3, Issue 3
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

ڈاکٹر عامر اقبال
اسسٹنٹ پروفیسر لیڈز یونیورسٹی لاہور۔
ڈاکٹر مظہر اقبال کلیار

دائم اقبال دائم کی علمی و ادبی خدمات: ایک تحقیقی جائزہ

Dr. Aamar Iqbal
Assistant Professor Leads University Lahore

Dr. Mazhar Iqbal Kalyar

Academic and Literary Services of Daim Iqbal Daim "A Research Review".

This study highlighted the literary and poetry efforts of Daim Iqbal Daim. He spotted the love for his fields, hills, and plains in his poetry. He blended the traditions with new culture showing passion for patriotism and nationalism. Daim poetry consisted of Naat verses in all aspects with humbleness. Daim writings are in Urdu, Hindi, Punjabi and Persian on progressiveness with emphasizing on national, religious and ethical values. He also contributed in Naat, Manqabat and Karbala Nama. Daim translated the Persian writings into Punjabi and Urdu. His efforts and also in islamic preaching as well as efforts in Pakistan Movement. Daim Iqbal wrote on multifaceted in poetry including Naat, Poem, Ghazal, Songs, Kafi, C-Harfi, Translation, Elegy and storytelling.

Key words: Highlighted, efforts, literary, spotted, fields, plains, blended, traditions, Patriotism, nationalism, consisted, verses, humbleness, progressiveness

Corresponding Author's Email:………

شاعر سچائیوں، صداقتوں اور نفاستوں کو اپنے تخیلات میں سمو کر اپنے فن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اور پھر یہ کام قاری کا ہوتا ہے کہ وہ شاعری سے کیا کیا لذت آفرینی اور معانی تلاش کرتا ہے۔ پنجابی اردو زبان کا مقبول خاص و عام اور قادر الکلام شاعر دائم اقبال دائم بھی ہمارے محبوب شعراء میں سے ایک ہیں۔ جنھوں نے اپنے فن کے حوالے سے ہمیں لطیف جذبوں کی ہمنوائی کے ساتھ زندہ رہنے کا درس دیا۔ مقبول عوامی شاعر دائم اقبال دائم ستمبر ۱۹۰۹ء کی ایک صبح کو منڈی بہاؤالدین شہر سے چھ کلو میٹر دور قصبہ "واسو" میں پیدا ہوئے۔ جس گھرانے میں انہوں نے جنم لیا وہ کم وسائل رکھنے والا گھرانہ تھا۔ اس ضمن میں حسن اختر کہتے ہیں:

"حضرت دائم اقبال دائم ۱۳ ستمبر ۱۹۰۹ء میں منڈی بہاؤالدین کے قصبہ واسو میں میاں غلام محمد کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی۔ بعد ازاں تعلیم کا کچھ حصہ فیصل آباد میں مکمل کیا۔ گھر میں کسمپرسی کے حالات کے باعث دائم مزید تعلیم حاصل نہ کر سکے مگر دائم نے اپنی شعوری حدیں ناپنے کے بعد اپنے وسائل بڑھانے کی بجائے اپنی خداداد ذہانت کو شاعری کی نوک پلک سنوارنے میں وقف کر دیا"۔ (1)

اگر کم وسائل کے اس درویش منش شاعر پر نظر ڈالیں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ہمارے دیہات میں بسنے والے افراد کی جذباتی امنگیں، آرزوئیں ایک جیسی ہیں۔ دائم اقبال دائم بھی نفیس اور اعلیٰ مزاج رکھتے تھے اور دکھ درد کو بھی محسوس کرتے تھے اور زوال پذیر لمحوں کو خوشبوؤں میں بدلنے کے ہمیشہ خواہاں نظر آتے تھے۔ دائم اقبال دائم نے اپنی ۷۵ سالہ زندگی میں جو کچھ لکھا اپنے مداحوں اور عقیدت مندوں کے لیے لکھا۔ دائم اقبال دائم کے یہ عقیدت مند صوبہ پنجاب کے بڑے شہروں سے کوسوں دو کھیتوں کھلیانوں، ٹیلوں، پہاڑوں اور چٹیل میدانوں میں دائم اقبال دائم کی شاعری اپنی مخصوص علاقائی دھنوں میں ترتیب دے کر ان سے آسودگی حاصل کرتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ دائم اقبال دائم قصہ سوہنی مہینوال میں اپنا علاقائی تعارف پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"خوش برات گجرات دی رات روشن
چٹا چانا جن چناب رنگ اے
وچ ہسدیاں پھلاں پئی رقص کردی
عندلیب در چہرہ گلاب رنگ اے
پاکباز درویشو پنجاب اندر
لایا سوہنی دی سوہنی کتاب رنگ اے

ہے وظیفہ ستاریاں ساریاں دا
ایہہ مہتاب رنگ اے آفتاب رنگ اے
اکھیں والیوں میریاں اکھیاں دا
ہر اک قطرہ اشک تے عناب رنگ اے
رومی جامی نظیری دی ترجمانی
لایا ہو یار وچ ددیس پنجاب رنگ اے "(2)

حضرت دائم اقبال دائم وہ خوش قسمت شاعر تھے جنہیں ان کے چاہنے والوں نے ان کی زندگی میں انہیں اپنی روحانی عقیدتوں سے مالا مال کیے رکھا۔ دائم اقبال دائم اعلیٰ درجے کے نہایت پر مغز شاعر تھے اگرچہ روایت پسندی کا اثر بھی کہیں کہیں پر نمایاں نظر آتا ہے لیکن انہوں نے شاعری کی قدیم اور جدید اصناف سے کماحقہٗ فائدہ ضرور اٹھادیا ہے۔ دائم اقبال دائم کی شاعری میں جذبہ حب الوطنی، قوم پرستی کے جذبات کے علاوہ نئے دور کا شعور بھی موجود ہے۔ شعر ملاحظہ کیجیے:

"تیرا عجب جمال ہے تیرا عجب جلال ہے
حسن بھی بے مثال ہے عشق بھی بے مثال ہے " (3)

دائم اقبال دائم کے آہنگ شاعری میں مترنم بحروں کا بڑا دخل ہے۔ ان کے نعتیہ مترنم الفاظ سے مزین ہے۔ شعر ملاحظہ کیجیے:

"فرش زمین پر شان محمد ﷺ
عرش بریں پر شان محمد ﷺ " (4)

دائم اقبال دائم کی شاعری کسی بھی رنگ ڈھنگ کی ہو لیکن ان کے کلام میں حمیہ نعتیہ شاعری کے عنصر ضرور شامل ہو تے ہیں۔ نظم التجا میں اپنے جذبات کا اظہار کچھ اس انداز سے کرتے ہیں:

در پر تیرے سر نیاز مجھ کو کلیم سے نواز
ست قلندری ہوں میں شان سکندری نہ دے

ہے تیری بارگاہ میں دائم کی التجا یہی
حب رسول ﷺ سے فقط اور تو کچھ کبھی نہ دے " (5)

دائم اقبال دائم کی نظم "التجا" کا آخری شعر رسول پاک ﷺ کی محبت اور عقیدت میں ڈھل جاتا ہے اور بارگاہ خداوندی میں نہایت عجز و انکساری سے التجا کرتے ہیں کہ پروردگار عالم اپنے پیارے حبیب ﷺ کی حب عطا فرما۔ صوفیانہ مکتب فکر میں دائم اقبال دائم کی اساس وہ صوفیانہ روایت ہے جس میں طریقت، شریعت اور معرفت، حقیقت کے ہم رکاب رہتی ہے۔ دائم اقبال دائم نے تصنیف و تالیف کے ذریعے ۶۰ سال تک اردو، پنجابی، فارسی ادب کی خدمت کی ہے۔ ان کا کلام مختلف موضوعات پر مبنی ہے۔ ان کی شاعری نئی نئی اسالیب کی اختراع الفاظ کی دروبست، فقروں کی چستی اور برجستگی کا حسین مرقع ہے۔ دائم اقبال دائم کی شاعری قومی اور وطنی جذبات کا پرچار کرتی بھی نظر آتی ہے اور عصر نو کے ترقی پسندانہ رویے ان کی شاعری کو متاثر کرتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ دائم اقبال دائم کی فکر کا پیکر تو بنی نوع انسان کی ہمدردی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے قومی، مذہبی اور اخلاقی اقدار سے انحراف نہیں کیا بلکہ ان کی شاعری میں مذہبی جذبات کا بہت عمل دخل ہے۔ فارسی کا شعر ملاحظہ کیجیے:

"قیمت ہر کار داند عاقل است
قیمت خود را نداند عاقل است " (6)

دائم اقبال دائم نے نہ صرف فارسی بلکہ پنجابی اردو اور ہندی میں بھی بھرپور طبع آزمائی کی ہے اور ایک طویل عرصہ پنجابی زبان کی نوک پلک سنوارنے میں صرف کیا ان کی تصانیف ان کی علمی و ادبی قابلیت کا جیتا جاگتا عملی ثبوت ہیں۔
پنجابی اشعار ملاحظہ کیجیے:

نہ مستی صوفی مستی میری
میں تے وچ شراباں پلیا

عشق	جنگلیں	دیوانہ	گھبرو
حسن	گلاباں	وچ	تے	پلیا
سیخاں	چڑھ	تے	سولی	دی	کے
عاشق	پلیا"	کباباں	وانگ	(7)

دائم اقبال دائم پنجابی شاعری کے حوالے سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ پنجابی کی رومانوی شاعری خاص طور پر نعت، منقبت اور کربلانامے کے حوالے سے وہ اپنی ایک پہچان اور ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ ان کا مختلف دھنوں میں گایا ایک کلام آج بھی اہل پنجاب کے کانوں میں رس گھولتا ہے۔ دائم اقبال دائم نے طبع زاد شاعری کے علاوہ وہ فارسی کے معروف شعراء کے منظوم پنجابی تراجم بھی کیے۔ پنجابی نثر بھی لکھی اور اردو میں بھی اپنے قلم کا زور آزمایا۔ ان کی شاعری ایک خاص عہد اور ایک خاص مزاج کی شاعری ہے۔ جس میں کلاسیکی رنگ بھی ہے اور اپنے عہد کی گونج بھی سنائی دیتی ہے۔ دائم اقبال دائم کی علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں ریسرچ سکالر شاہد محمود کی جانب سے پی ایچ ڈی سطح پر ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "دائم اقبال دائم" جان پہچان تے علمی ادبی کارنامے" جامعہ پنجاب کے تحت لکھا جاچکا ہے۔ ریسرچ سکالر شاہد محمود نے یہ مقالہ شروع کیا اور کامیاب تکمیل پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس ضمن میں ڈاکٹر شاہد محمود "تحقیقی مجلہ کھوج" کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"پنجابی ادب دے اک طالب علم دی حیثیت نال دائم اقبال دائم ورگے شاعر دی حیاتی، اوہناں دے علم تے فضل، فن تے فکر دا مطالعہ اک ادبی ذوق تے شوق دی سطح لے کے ذہنی آسودگی دا سامان تے مہیا کر سکدا اے پر اوہ جنونی کیفیت دا حامل نہیں ہو سکدا۔ اپنی تحقیق دا ایہہ کم جنوں اودوں بنیا جدوں ایس شاعر دے اندر دے انسان نو لبھن دی کوشش کیتی۔ ایہدے تخلیقی کم دی تہہ وچ اترن دا جتن کیتا۔ ایہ اوس ویلے ممکن ہویا جدوں اسیں ایس گا دا پکا ارادہ کر لیا کہ پی ایچ ڈی سطح اتے کم کرن لئی ساڈے مقالے دا موضوع ایہہ شخصیت بنے ایس لئی جدوں جامعہ پنجاب چھٹی نمبر ۸۲۴ / جی ایم مورخہ ۱۹۸۸۔۷۔۱۲ دے تحت اک ریسرچ سکالر دی حیثیت نال رجسٹریشن ہو گئی تے محترم ڈاکٹر محمد اسلم رانا استاد شعبہ پنجابی یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور دی زیر نگرانی کم دا مڈھ بنھیا"۔(8)

دائم اقبال دائم کے فکر و فن کے حوالے سے جو مختلف جہتیں ہمارے سامنے آتی ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ وہ ایک باعمل انسان تھے۔ انہوں نے عزت اور وقار کے ساتھ زندگی گزارتے ہوئے نہ صرف اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کی بلکہ

صوفیانہ اقدار کے فروغ اور تحریک پاکستان کی جدوجہد میں بھی اپنا خصوصی کردار ادا کیا۔ دائم اقبال دائم نے نہ صرف پنجابی، فارسی، اور اردو زبانوں کے ادبی شعور کو اپنے قارئین کے سامنے پیش کیا بلکہ نثر میں خودنوشت سوانح تحریر کر کے زندگی کا شعور عام لوگوں تک پہنچایا۔ ان کی ادبی، تاریخی تصوف کے بارے معلومات، تراجم اور دیگر سماجی مسائل پر شاعری اس بات کا ثبوت ہے کہ دائم اقبال دائم ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو پنجابی اور اردو زبان کا معیار اونچا کرنے کے لیے استعمال کیا۔ انہوں نے شاعری کی مختلف اصناف کو اظہار کا ذریعہ بنایا۔ آپ نے نعت، نظم، غزل گیت، سی حرفی، کافی، سیرت نگاری، مرثیہ نگاری، ترجمہ نگاری، اور داستان گوئی میں بھی طبع آزمائی کی دائم اقبال دائم کی بعض تصانیف مستقل اہمیت کی حامل ہیں جن پر وقت گزرنے کے باوجود بھی اپنے موضوعات کے اعتبار سے قدامت پسند کی چھاپ نہیں لگ سکی۔ دائم اقبال دائم کی تصانیف کا اگر جائزہ لیا جا ئے تو ان کی ۶۰ زندہ جاوید کتب ہیں۔

پنجابی تخلیقات (شعری)

۱۔ ابراہیم ادھم، حجازی کتب خانہ، لاہور، س ن، صفحات ۴۸

۲۔ القیراں دے موتی، برکت علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۶۴ء، صفحات ۹۶

۳۔ بانک بلال، ممتاز کمپنی، لاہور، ۱۹۷۳ء، صفحات ۱۶

۴۔ بدردلی وار، قلمی نسخہ، ۱۹۷۶ء، صفحات، ۱۶

۵۔ بلال بنی، ملک دین محمد اینڈ سنز، لاہور، س ن، صفحات ۱۶

۶۔ بہروپیا، قلمی نسخہ، ۱۹۷۶ء، صفحات، ۷۰

۷۔ پاک شمشیر، ملک دین محمد اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۶۶ء، صفحات، ۵۶

۸۔ پنجابی سہاگ، حافظ الحق ایند سنز، سیالکوٹ، ۱۹۶۵ء، صفحات ۱۱۲

۹۔ پنج پھل، رشید اینڈ کمپنی، تاجران کتب، لالہ موسیٰ، س،ن، صفحات، ۱۶

۱۰۔ پنج دریا، پنجابی عرف آئینہ معرفت، رشید اینڈ کمپنی تاجران کتب، لالہ موسیٰ، ۱۹۵۵ء، صفحات ۶۴

۱۱۔ پھلے بلبل، قلمی نسخہ، س ن، صفحات ۱۶

۱۲۔ تجلیات نوشاہیہ، اشاعت کتب نوشاہیہ گجرات،۱۹۶۶ء، صفحات ۱۶

۱۳۔ حال مست، شیخ سراجد الدین اینڈ سنز، کشمیری بازار، س ن، صفحات ۶۴

۱۴۔ خون اسلم، قلمی نسخہ، س ن، صفحات ۱۹

۱۵۔ دربار امانت، قلمی نسخہ، ۱۹۶۰ء، صفحات ۸

۱۶۔ درویش بادشاہ سکندر تے قلندر،، منڈی بہاؤالدین، س ن، صفحات ۲۴

۱۷۔ در یتیم سسی، تاجران کتب، فیصل آباد، ۱۹۶۲ء، صفحات، ۱۲۸

۱۸۔ دل دریا دل موجاں، سیٹھ آدم جی نولکھا بازار لاہور، ۱۹۶۹ء، صفحات ۱۹۲ء

۱۹۔ ڈھلے نین، قلمی نسخہ، س ن، صفحات، ۱۳۰

۲۰۔ سرکار مدینہ، رشید اینڈ کمپنی تاجران کتب لالہ موسی، س ن، صفحات، ۸۰

۲۱۔ سوہنی، مکتبہ رومی جامی، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۸۲ء، صفحات، ۳۴۸

۲۲۔ سی حرفی، (در فراق سید عالم شاہ) قلمی نسخہ، ۱۹۴۱ء، صفحات ۲۱

۲۳۔ سیف اللہ، مکتبہ رومی جامی، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۷۰ء، صفحات، ۸

۲۴۔ سیف الملوک، (شاہ پری دا قصہ) حافظ عبدالحق اینڈ سنز، سیالکوٹ، ۱۹۵۹، صفحات، ۲۴۰ء

۲۵۔ شاہنامہ حیدری، جہانگیر بکڈپو، لاہور، ۱۹۷۲ء، صفحات، ۱۱۲

۲۶۔ شاہنامہ غوثیہ، تاجران کتب، فیصل آباد، ۱۹۴۱ء، صفحات، ۱۵۲

۲۷۔ شاہی منزل، کتب خانہ قادریہ، لاہور، ۱۹۵۱ء، صفحات، ۳۸۶

۲۸۔ شہنشاہ بغداد، تاجران کتب، فیصل آباد، ۱۹۶۶ء، صفحات، ۱۸۴

۲۹۔ شہنشاہ کربالا، مکتبہ، صبح صادق شہید، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۷۷ء، صفحات ۱۸۴

۳۰۔ شجرہ طریقت، دربار جھولانہ شریف، گجرات، ۱۹۷۴، صفحات، ۱۶

۳۱۔ شجرہ نسب، قلمی نسخہ، ۱۹۷۲ء، صفحات ۸

۳۲۔ شجرہ نقشبندیہ قادریہ، سوہاوہ، منڈی بہاوالدین، ۱۹۷۲، صفحات ۱۶

۳۳۔ شکوہ، پاکستانی وجواب آسمانی، شوکت بکڈپو، گجرات، س ن، صفحات، ۸

۳۴۔ شہید ازان، مکتبہ دربار عالیہ، قادریہ تھون شریف، ضلع گجرات، ۱۹۷۶ء، صفحات ۸

۳۵۔ شیریں، تاجران کتب، فیصل آباد، ۱۹۶۲ء، صفحات ۱۵۰

۳۶۔ شیموں، میاں محمد دین اینڈ سنز، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۷۵ء، صفحات ۳۲

۳۷۔ صدائے مجنوں، ملک دین اینڈ سنز، لاہور، س ن، صفحات ۱۶

۳۸۔ فریاد، قلمی نسخہ، س ن، صفحات ۱۲

۳۹۔ فضل نامہ، کتب خانہ مشہدی، کلیر والا، گوجرانوالہ، س ن، صفحات، ۴۸

۴۰۔ فیض عالم، ملک دین محمد، لاہور، س ن، صفحات، ۳۲

۴۱۔ قلب سلیم، قلمی نسخہ، ۱۹۷۵ء، صفحات ۲۴

۴۲۔ کچ دیاں ونگاں تے سچ دیاں چوڑیاں، رشید اینڈ کمپنی تاجران کتب، گجرات، س ن، صفحات ۲۴

۴۳۔ کمبل پوش، مکتبہ رومی جامی واسو، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۸۵ء، صفحات ۲۴۸

۴۴۔ کھلے وال، مکتبہ رومی جامی واسو، منڈی بہاؤالدین، س ن، صفحات ۱۲۸

۴۵۔ گلزار صادق، قلمی نسخہ، س ن، صفحات ۲۴

۴۶۔ لیلیٰ مجنوں، ملک دین محمد اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۵۶ء، صفحات ۱۸۰

۴۷۔ ماجرے داچن، مکبہ رومی جامی واسو، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۵۹ء، صفحات ۱۶

۴۸۔ مرزا صاحباں، حاجی حافظ عبدالحق اینڈ سنز، تاجران کتب، سیالکوٹ، ۱۹۶۴ء، صفحات ۶۴

۴۹۔ معجزہ میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، قریشی برادرز بکسیلرز، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۶۰ء، صفحات ۲۴

۵۰۔ نور النبی ﷺ شہنشہ، قلمی نسخہ، س ن، صفحات، ۱۹

۵۱۔ وصال عالم، پبلشرز محمد دائم، منڈی بہاؤالدین، س ن، صفحات، ۱۶

۵۲۔ یوسف زلیخا، مکتبہ قادریہ موری گیٹ، لاہور، ۱۹۴۵ء، صفحات ۳۰۴

تراجم

۱۔ پنجابی گلستان، مکتبہ رومی جامی واسو، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۸۱ء، صفحات ۱۵۲

۲۔ پیام مشرق، قلمی نسخہ، س ن، صفحات، ۵

۳۔ مخزن قلندری، ملک دین محمد اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۵۷، صفحات، ۵۶

۴۔ وحدت الوجود، طور بک ڈپو، سیالکوٹ، س ن، صفحات ۱۶۰

نثر

۱۔ میں جاناں میں کون، مکتبہ رومی جامی، واسو، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۷۶، صفحات ۱۳۶

اردو تخلیقات (شعری)

۱۔ دو فقیر دو سوالی، قریشی بردارز، بکسیلرز، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۶۰، صفحات ۲۴

۲۔ رقص قلندر، تاجران کتب، فیصل آباد، ۱۹۶۳ء، صفحات، ۱۲۸

۳۔ شاہ سوار کربلا، مکتبہ رومی جامی واسو، منڈی بہاؤالدین، ۱۹۵۶، صفحات ۲۵۲

دائم اقبال دائم کی ان تخیلقات پر اگر تحقیقی نظر ڈالی جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ دائم چناب کی پانی کی لہروں کو پر سکون بنانے، سمندر میں ٹھہراؤ پیدا کرنے، دھڑکنون کو سرخروئی عطا کرنے کا کام اپنی شاعری سے لیتے رہے ہیں۔

الغرض دائم اقبال دائم کی ہر تصنیف اپنے فن پر حرف آخر ہے۔ دائم ادب کے بہت بڑے سمندر تھے۔ انہوں نے مسلسل ساٹھ برس تک ادب کی خدمت کی اور انتقال سے چند منٹ پہلے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کمبل پوش" کی کتابت کی غلطیاں چیک کر رہے تھے کہ انہیں خالق حقیقی کی طرف سے بلاوا آگیا۔ دائم اقبال دائم مختصر علالت کے باعث ۱۳ااکتوبر ۱۹۸۴ء کو اس دارِ فانی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئے۔ دائم اقبال دائم کی وفات کے بعد ان کی تدفین آبائی علاقے قصبہ واسو میں کی گئی اور قبر کے کتبہ پر درج ذیل شعر کندہ کیا گیا:

"زندگی اور موت دائم دونوں میرے ہمسفر
اک میرے آنے کا نام اور اک میرے جانے کا نام "(9)

ادب کی دنیا میں حضرت دائم اقبال دائم کا نام ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا اور ان کی لازاوال علمی وادبی ادب خدمات کو سراہا جاتا رہے گا

حوالہ جات

1۔ مقالہ نگار کے ساتھ مکالمہ، حسن اختر احسن، بمقام واسو ضلع منڈی بہاؤالدین، بتاریخ ۱۰ اپریل ۲۰۱۸ء

2۔ دائم اقبال دائم، سوہنی مہینوال، مکتبہ رومی جامی، واسو منڈی بہاؤالدین، ۱۹۸۲ء، ص ۳۴۲

3۔ دائم اقبال دائم، رقصِ قلندر، تاجران کتب پبلشرز، لائل پور (فیصل آباد)، ۱۹۶۳ء، ص ۱۹

4۔ ایضاً، ص ۱۳

5۔ ایضاً، ص ۱۱

6۔ دائم اقبال دائم، وحدت الوجود، مکتبہ رومی جامی، واسو، منڈی بہاؤالدین، س ن، ص ۳۸

7۔ دائم اقبال دائم، کھلے وال، مکتبہ رومی جامی، واسو منڈی بہاؤالدین، س ن، ص ۸۸

8۔ شاہد محمود، ڈاکٹر، مقدمہ، مشمولہ شمارہ کھوج، چھیمائی، شعبہ پنجابی، یونیورسٹی، اوریئنٹل کالج لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۱۹

9۔ مقالہ نگار کے ساتھ مکالمہ، حسن اختر احسن، بمقام واسو ضلع منڈی بہاؤالدین، بتاریخ ۱۰ اپریل ۲۰۱۸ء